لطیفہ ۴۰

پرہیز گاری، دنیا سے بے رغبتی، اور تقویٰ کا بیان

قال الاشرفؒ

الزھدھو الاعتزال عن میلان النفس — حضرت سید اشرف جہاں گیرؒ نے فرمایا، زہد خواہش نفس سے علاحدہ ہو جانا ہے۔

مشائخ کے اقوال میں بیان کیا گیا ہے کہ پرہیز گاری کے پانچ مراتب ہیں۔

(۱) مرتبۂ اوّل عدل ہے یعنی جو بات ظاہری شرع کے حکم سے حرام ہے اس پر عمل نہ کرے ورنہ گنہگار اور بدکار ہوگا۔ عمومی طور پر عام مسلمان پرہیز گاری کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

(۲) مرتبۂ دوم نیکو کاروں کے لیے ہے، یعنی جس چیز کے بارے میں حرام ہونے کا فتویٰ نہیں ہے لیکن اس میں (ذرا سا بھی) شبہہ ہے تو اس کا ترک کرنا بہتر ہے۔ پھر شبہے کے بھی تین قسمیں ہیں:

(الف) وہ بات جس سے پرہیز کرنا واجب ہے مثلاً جس بات میں ریا کا شبہہ ہو یا غصہ کرنا۔

(ب) وہ بات جس سے پرہیز کرنا مستحب ہے جیسے بادشاہوں یا امیروں کا کھانا قبول کرنا۔

(ج) وہ بات جس سے وسوسہ پیدا ہو پرہیز کرنا لازم ہے جیسے شکار کا گوشت شاید بھاگے ہوئے جانور کا گوشت ہو۔

(۳) مرتبۂ سوم متقیوں کے لیے ہے، جو حلال سے بھی پرہیز کرتے ہیں، مثلاً حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ مالِ غنیمت میں آیا ہو مشک اُن کے سامنے لایا گیا لیکن آپ نے اسے نہیں سونگھا کہ اس پر مسلمانوں کا حق ہے۔ نقل ہے کہ ایک شخص کسی بیمار کے پاس بیٹھا تھا، بیمار مر گیا، اہل خانہ نے چراغ روشن کیا تو وہ شخص روشنی سے دور چلا گیا کہ چراغ کی روشنی پر صرف وارثوں کا حق ہے۔

(۴) مرتبۂ چہارم صدیقوں کے لیے ہے جو حلال چیز سے محض اس لیے پرہیز کرتے ہیں کہ شاید وہ چیز کسی ناجائز ذریعے سے حاصل کی گئی ہو، جیسے کہ بشر حافیؒ نے سلطان کی جاری کردہ نہر کا پانی نہیں پیا (اور فرمایا) کہ معلوم نہیں کہ کس طرح

کی آمدنی سے یہ نہر کھودی گئی ہے۔

(۵) مرتبۂ پنجم مقربوں اور موحدوں کے لیے ہے جو اشارۂ حق کے بغیر کھانے پہننے کو حرام سمجھتے ہیں، **قال المحققین ورع العوام من المحرمات وورع الخواص من المحللات وورع الصدیقین ممن سوی الله** یعنی بعض محققوں نے کہا ہے کہ عوام کی پرہیز گاری حرام چیزوں سے بچنا ہے، خواص کی پرہیز گاری (مشتبہ) حلال چیزوں سے بچنا ہے اور صدیقین ماسوی اللہ سے پرہیز کرتے ہیں۔

حضرت قدۃ الکبراؒ فرماتے تھے کہ محققوں کے نزدیک زہد وزاہد کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور ہونی بھی نہیں چاہیے کیوں کہ خود دنیا کی اتنی قدر و قیمت نہیں ہے کہ اس کے ترک کرنے والے کو زاہد کہا جائے، قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ط[1] (آپ فرما دیجیے کہ دنیا کا سامان بہت تھوڑا ہے) سے دنیا کم حیثیت ہونا ثابت ہے۔ **الزهدفی الدنیا یذبح البدن والزهدفی الآخرة یذبح القلب والا قبال الی الله تعالیٰ یذبح الروح** یعنی دنیا سے پرہیز کرنا بدن کو ذبح کرنا ہے، آخرت سے پرہیز کرنا قلب کو ذبح کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا روح کو ذبح کرنا ہے۔

حضرت گنج شکرؒ سے نقل کرتے ہیں۔ (آپ نے فرمایا) تین باتیں زہد کی نشانیاں ہیں، جس شخص میں یہ تین باتیں نظر نہ آئیں وہ زاہد نہیں ہے۔

(۱) اوّل دنیا کی شناخت اور اس کے معاملات سے دست برداری

(۲) دوم اپنے مولا کی خدمت اور اس میں مصروفیت

(۳) سوم آخرت کی آرزومندی اور اس کی طلب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجاً وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَحْتَسِبُ[2] (اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ پیدا کردے گا اور اس کو روزی دے گا جہاں سے اس کا گمان (بھی) نہ ہو)۔ (درحقیقت) متقی وہ ہے جس کی روزی کسب سے حاصل نہ ہو۔ **قال علیه السلام، نِعْمَ کل مومن تقی ایضاً المتقی من اتقی رویته تقوٰنه ولم یر نجاته** یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا، ہر مومن متقی بہتر ہے اور نیز متقی وہ ہے جو اپنا تقویٰ دیکھنے سے ڈرتا ہے اور اپنی نجات کے بارے میں کچھ نہیں جانتا (سوائے اپنے مولا کے فضل کے)۔

پاکیزگی تین باتوں پر منحصر ہے:

(۱) ایک حسنِ توکل جو چیز اسے حاصل ہو اس پر توکل کرے۔

(۲) دوسرے حسنِ رضا، جو چیز اسے حاصل نہ ہو اس پر راضی رہے۔

---

[1] پارہ ۵۔ سورہ النساء، آیت ۷۷۔

[2] پارہ ۲۸۔ سورہ الطلاق۔ آیات ۲ اور ۳۔

(۳) تیسرے حسنِ صبر، جو چیز اس سے فوت ہوجائے اس پر صبر کرے۔

متقی کے لیے لازم ہے کہ وہ عزیمت پر کاربند ہو اور رخصت کی فکر میں نہ رہے۔جس شخص کا دل مفتی ہے وہ اپنے دل کے فتوے پر عمل کرے ایسا شخص متقی اور نیک بخت ہوتا ہے۔

پرہیز گاری بھی ہر شخص کی نسبت سے متضاد ہوتی ہے۔شریعت میں متقی وہ ہے جو اعضا وجوارح کے گناہوں اور ان کے سبب اصلی سے اعراض کرتا ہے۔طریقت میں متقی وہ ہے جو باطن کی برائیوں، نفس کے خطروں اور جسم کی بے جا خواہشوں سے بچتا ہے۔حقیقت کی نظر میں متقی وہ ہے جو ماسوی اللہ سے اعراض کرتا ہے۔تھوڑے اور زیادہ میں فرق ہوتا ہے۔تھوڑی چیز کا اختیار کرنا آسان ہوتا ہے۔چنانچہ جاہ واقتدار کی محبت، کشف وکرامت، زمین طے کرنا اور ہوا میں اڑنا اور اسی طرح کی باتیں ان کے علاوہ ہر وہ شے جو غیر اللہ ہوتی ہے مثلاً حور وقصور، محبت وجدائی وغیرہ، حقیقی متقی ان کی جانب متوجہ نہیں ہوتا۔